اسدرجہ پر ہو اُس میں ایمان ہی نہیں۔ یہ زور اور تاکید انجیلی عبارت میں نہیں۔ اُس میں خدائی محبت کو بڑا حکم فرمایا ہے مگر اس طرز سے نہیں کہ اُس کے بجا نہ لانے والے کا کیا درجہ ہے صرف یہی کہ اُس نے ایک بڑے حکم کو ٹلایا۔ نہ یہ کہ اُس کے ایمان کی نفی لازم آجائے۔ مگر قرآن شریف میں یہ سب کچھ موجود ہے کہ غیر خدا کی محبت کو پہلے تو شرک فرمایا پھر خدا کی محبت کو داخل ایمان ٹھہرا کر اشارہ اس طرف کیا کہ جن لوگوں کے دلوں میں خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ نہیں ہے اُن کے ایمان کی خیر نہیں۔

عیسائی دوستو! اس فرق کو سمجھ کر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ رسالہ "عدم ضرورت قرآن" کے مصنف نے ایمانداری سے کام لیا ہے جس نے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے کہ قرآن مجید میں خدائی محبت کی کوئی آیت ہی نہیں +

کیا ایسے بے بصیرت مصنف بھی تمہاری کلیسیا (جماعت) میں کسی عزت کے مستحق ہیں؟

اس مقابلہ سے معلوم ہوا کہ راقم مضمون ہذا کا یہ دعویٰ کہ اسلامی الٰہیات تعلیم یافتہ علم الٰہی کے جاننے والوں کی طرح نہیں ہیں بے بنیاد ہی نہیں بلکہ صریح غلط ہے۔

نامہ نگار مذکور نے بھی عام عیسائیوں کی طرح تثلیث کے متعلق اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مریم والدہ مسیح کو تثلیث میں کیوں داخل کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے تثلیث کو نہیں سمجھا۔ مگر غور کیا جائے تو ان معترضین نے خود اپنے مذہب کو اور مذہب کی تاریخ کو نہیں پڑھا۔ نزول قرآن کے وقت عرب میں جو عیسائی تھے وہ کنواری مریم کو تثلیث کا جزو مانتے تھے اسکا ثبوت خود اس سے ثابت ہے کہ ۳۸۱ء میں ایک کونسل ہوئی جسکا نام تھا کونسل نائیس اُس کی بابت لکھا گیا ہے۔

"کونسل نائیس میں روح القدس کا مسئلہ طے نہ ہو سکا کیونکہ مصر والے بجائے روح القدس کے کنواری مریم کو لانا چاہتے تھے" (رسالہ ماخذ تثلیث[1] صفحہ ۲۵)

اس حوالے اور اس کے علاوہ اور کئی ایک مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے عیسائی جو نزول قرآن کے وقت مخاطب تھے بجائے روح القدس کے مریم کو حصہ ثالثہ کہتے تھے۔ پس اسی

[1] یہ کتاب ایک انگریز عیسائی مصنف کی تصنیف ہے اسکا ترجمہ اُردو میں ہوا ہے (مسلمان)

خیال کا قرآن مجید میں رد کیا گیا۔

علاوہ اس کے قرآن مجید کو غور کرنے سے دیکھا جائے تو سرے سے یہ اعتراض ہی کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید میں تو صرف اتنا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت مسیح سے کہیگا کہ تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ "مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنالو" اس کلام ہدایت نظام سے اگر کچھ ثابت ہو سکتا ہے تو یہ کہ عیسائی حضرت مسیح اور اُنکی والدہ کی عبادت کرتے ہیں سو اس کے ثبوت دینے کی بھی حاجت نہیں عیسائیوں کا برتاؤ دیکھنا ہو تو بیت المقدس میں دیکھیں یا وہاں کے نقشہ جات ملاحظہ کریں کہ کس طرح حضرت مریم کے بت کو کھڑا کر کے اُنکی عبادت کی جاتی ہے اسکے علاوہ تحریری ثبوت لیجئے کتاب "ماخذ تثلیث" کا عیسائی مترجم دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:-

"اسی کتاب کے باب دوئم میں مصنف نے رومن کلیسیا کی پرستش کی چیزوں کو قدیم بابل کی پرستش کی چیزوں سے ملا کر دکھلایا ہے کہ اُنکی تثلیث اور مریم اور اُس کے فرزند کی مورت کی پرستش اپنی اصل میں بابل کی پرستش (کی چیزیں) ہیں جنکے صرف نام تبدیل کر دئیے گئے "

پس جو کچھ قرآن مجید نے کہا ہے وہ عیسائی بھی مانتے ہیں بلکہ اُنکی تحریروں میں اسکا ثبوت ملتا ہے پھر اعتراض کیسا؟ (باقی آئندہ)

انجامِ شراب

از نشتر جگراؤنی

ہے رات اندھیری ہُو کا عالم — اوڑھی ہے جہاں نے چادرِ غم
ہے سقفِ سیاہ چرخ ہفتم — بجھتے ہوئے کوئلے ہیں انجم
یہ برج نہیں فلک کے اوپر — انبارِ زغال میں ہیں اخگر
ہوتا ہے گمان کہکشاں پر — ہے دودِ سفید آسماں پر
کمل سا ہے فرش سبزۂ باغ — لالہ ہے تمام صورتِ داغ
ہر سرو ستونِ سنگِ مدفن — ہر چشمۂ آب مردم آسا

صحرا۔ گلشن۔ پہاڑ۔ بستی
ظلمت میں ہے نیست سب کی ہستی

اس ظلمت شب میں ایک عورت
ہے چاند سے بڑھکے جسکی صورت

بیٹھی ہے مکان میں اکیلی
اوڑھے ہوئے چادر ایک میلی

آنکھوں سے برس رہے ہیں آنسو
ہے ماہ کے سطح پر رواں جو

ہر سمت اگرچہ ہے اندھیرا
حجرے میں مگر ہے کچھ اجالا

چھوٹا بچھونا اک بچھا ہے
بچہ کوئی اس پہ سو رہا ہے

بیٹھی مردے کے پاس ماں ہے
دریا آنکھوں سے اک رواں ہے

کہتی ہے کہ شد سے گئی دغا تو!
اٹھی ہوئی ہائے بیوفا تو!

غربت میں اکیلا مجھکو چھوڑا
افلاس میں مجھ سے منہ کو موڑا

داری نہ ہوئی دوا میسر
افلاس سے ہو سکی نہ جانبر

میں بھی تو ہوں تین دن سی بھوکی
کھاتی ہوں قسم ترے لہو کی

اس میں نہیں کچھ قصور میرا
بے بس مجبور ہوں میں دکھیا

خاوند ملا ہے وہ شرابی
ہے جسکے سبب سے یہ خرابی

اڑ جائے شراب یہ جہاں سے
آفت آئی ہے یہ کہاں سے؟

غارت ہوں شراب کی دوکانیں
جاتی ان سے ہیں اب تو جانیں

ملکوں سے شراب بھر کے لائیں
مردوں کو ہمارے پھر پلائیں

اللہ مٹے شراب خواری
ہو جائے تباہ آبکاری

جل جائیں یہ سیندھی بن خدایا
دنیا میں رہے نہ نام انکا

سرکار کو رحم ہم پہ آئے
محصول شراب پر بڑھائے

سیندھی کی بھی کاشت بند کر دے
محصول ہر اک دکان سے لے

یورپ سے شرابیں پھر نہ آئیں
بھاری ٹیکس ان پر لگائیں

افلاس کی کیا کروں شکایت؟
دہائی ہے خدا نے ہے آفت

صنعت۔ حرفت۔ تجارتیں سب
برباد ہوئیں رہا ہے کیا اب

اب کیا ہے معاش کا ذریعہ
قلاش نہیں ہے کوئی ہم سا

مردے کو کفن نہیں میسر
افلاس نہ ہوگا اس سے بڑھکر

یہ کہکے لگی وہ خوب رونے
سر پیٹنے اور جان کھونے

سنتے میں سنی کسی کی آہٹ
آہستہ کھلے کواڑ کے پٹ

شوہر کو جو آتے اس نے دیکھا
منہ پھیر کے یہ کہا "خدایا!

آتی نہیں مجھکو موت کم بخت
پتھر سے بھی جان ہے مری سخت

کلثوم مرے رہوں میں جیتی!
کیا زور ہے اس میں؟ تیری مرضی!

تم چین سے اب شراب اڑاؤ
سیندھی پیؤ اور کباب کھاؤ

ہم بھی ہیں کوئی دنوں کے مہمان
کیا کیجئے؟ سخت ہے مری جان"

رونے لگا سن کے اس کا شوہر
آنکھوں سے رواں ہوا سمندر

بولی "رونے سے فائدہ کیا؟
قسمت میں جو تھا ہوا۔ گلہ کیا؟

مردے کو کفن کہاں سے لاؤں؟
زیور نہیں جو گرو رکھاؤں

کرتا گوٹے کا ایک اس کا
پہنا نہیں اس نے ہے وہ کورا

بازار سے اسکو بیچ لاؤ
قیمت جو ملے۔ کفن منگاؤ"

یہ کہہ کے اٹھی وہ دکھ کی ماری
لائی کرتا اور ایک ساری

یہ دیکے کہا کہ "جلد جاؤ
میت ہے پڑی کفن منگاؤ"

لیکر کرتے وہ دل افگار
آیا مغموم سوئے بازار

رستے میں ملا شراب خانہ
دل کے ہاتھ آیا اک بہانہ

جی نے کہا "پی شراب پہلے
کچھ آئے تو دل میں تاب پہلے"

عادت میں خرد میں پھر ہوئی جنگ
تھا شاپ کے در پہ وہ کھڑا دنگ

عادت ہوئی عقل پر جو غالب
ساقی سے ہوا وہ مے کا طالب

دیکھا جو شراب کا پیالہ
آنکھوں میں پھرا چمن کا لالہ

کرتا میت کا اس نے دیکر
پی خوب شراب مول لیکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب پی چکا خوب جام پر جام … ثابت ہوا اس کرے کا انجام
امڈا دریائے شرم اک بار … آئے نظر اس کو اپنے کردار
لعنت کرتا ہے اپنے اوپر … کہتا تھا یہ دل میں اپنے رو کر
کمبخت شراب تو نے مارا … سر پر ترے خون ہے ہمارا
برباد کیا مرا بھرا گھر … فاقوں سے ہوئے یہ طفل جانبر
ذلت۔ رسوائی اور خواری … نکبت۔ افلاس۔ دلفگاری
سب مجھکو ملی تری بدولت … حیوان سے بدتر اب ہے حالت
بے گور وکفن وہاں ہے مُردا … پیتا ہوں یہاں شراب بیٹھا
کس منہ سے مَیں جاؤں ہائے گھر میں … ہوں خوار مَیں اپنی ہی نظر میں
صورت اُس کو مَیں کیا دکھاؤں؟ … بہتر ہے کہ مَیں بھی مر ہی جاؤں"
یہ کہکے اُٹھا وہ جی سے بیزار … گرتا تھا قدم قدم پہ ہر بار
گرتا پڑتا چلا بمشکل۔ … آخر ہوئی طے بقا کی منزل
دریا کے قریب جب وہ آیا … کپڑوں کو اُتار کر نہایا
پھر کرکے وضو نماز پڑھ کر … مانگی یہ دعا خدا کے آگے
یارب یہ شراب بند کردے … محصول ہزار چند کردے
پھٹکا نہ شراب کا دیا جائے … نذرانہ نہ اب سے کچھ لیا جائے
بستی سے دوکانیں بھی اُٹھادیں … میخانوں پہ پاسباں بٹھادیں
کم عمر کوئی نہ جائے سیندھی … برباد نہ عمر ہو کسی کی
توبہ کرتا ہوں مے سے مَیں اب … تو بخش گناہ میرے یارب"
یہ کرکے دعا اُٹھا وہ ناشاد … تھی آہ بلوں پہ اور فریاد
کودا دریا میں پھر وہ ناکام … میخوار کا خودکشی ہے انجام
کودا ایسا کہ پھر نہ اُبھرا … پینے کا یہی تو ہے نتیجا!
اللہ بچاوے اس بلا سے … کر تو یہ دعا محب خدا سے

تُرکِ اسلام شیرِ پنجاب کی ایک سچی پیشگوئی

معزز ناظرین! جب عبدالغفور نے اپنی جہالت سے خلعت اسلام کو اُتار کر جامہ آریہ زیب تن کر کے لیکچر ترک اسلام میں اسلام و قرآن کی نسبت اپنے گندہ و ناپاک خیالات شائع کئے تھے۔ اُسوقت اس مجموعہ خرافات ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب شیر اسلام کے قلم سے تُرک اسلام شائع ہوا تھا۔ اُس کے دیباچہ میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے علماء زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں ایک پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:۔

"اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ ہماری علماء کرام اس خواب شیریں سے بیدار ہوکر شیر کی طرح بھبکینگے پھر تو کیا ہے فتح و نصرت ساتھ" (تُرک اسلام صٹ)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی وہ علماء جو ابھی چندروز پیشتر خواب شیریں میں پڑے سو رہے تھے ایکدم بیدار ہوگئے وہ حضرات اہل اسلام جو مناظرہ و مباحثہ کو حقارت سے دیکھتے تھے آج سر تسلیم خم کرکے بتلا رہے ہیں کہ بیشک ضرورت ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج علمائے اسلام ہر طرف سے مخالفین پر حملہ کر رہے ہیں۔ ڈیگ ریاست بھرتپور کے واقعات ناظرین پر پوشیدہ نہونگے کس طرح علماء اسلام کے ڈیپوٹیشن نے اچانک پہونچکر عین وقت پر حملہ کرکے نومسلم راجپوتوں کو آریوں کے پنجہ سے نکال لیا۔ کیا اب بھی کوئی علماء کی بیداری اور مولانا کی پیشگوئی کی صداقت میں شک کریگا؟ ملک کے ہر صوبہ سے آواز آرہی ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا وقت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انجمن واعظین مقرر کرو کوئی کہتا ہے کہ انجمن اعلائے کلمۃ الحق قائم کرو۔ غرضکہ بیداری کے آثار عام طور پر نمایاں اور آشکارا ہیں دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام کا قیام اور اُنکی طرف سے واعظین کا تقرر۔ انجمن تبلیغ الاسلام علی گڑھ کیطرف سے علماء کا تقرر۔ مدرسہ دیوبند میں انجمن الارشاد کا قیام۔ کانپور میں مدرسہ الٰہیات کا اجرا بھی علماء کی بیداری اور پیشگوئی کی صداقت پر دلیل ہے۔ مولانا عبدالحق کی توجہ سے مسافر آگرہ کی ہیڈکوارٹر آگرہ پر حملہ کرکے علماء کرام نے کیسی کچھ فتح و نصرت حاصل کرکی پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا۔ مولانا آپکی پیشگوئی پوری ہوئی مبارک ہو۔ (ابوالفاروق احمد اللہ ازہروی)

© rasailojaraid.com

اسلامی خبرین

تحصیل اکبرپور ضلع کانپور کے ایک موضع میں کچھ راجپوت نومسلم مرتد ہونیوالے تھے لیکن مسلمانوں کو خبر ملگئی اور حافظ محمد حلیم صاحب اور منشی رحمت اللہ صاحب اور چند سربرآوردہ مسلمان کانپور سے پہنچگئے اور منشی رحمت اللہ صاحب نے علی گڈہ خط بھیجکر کچھ مولوی بلائے۔ خدا کا شکر ہے نومسلم اپنے ارادہ سے باز آئے اور انہوں نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا وعدہ کیا +

بقول انگریزی جغرافیہ دانوں کے اسوقت کل روئے زمین میں ۲۰۷۷۵۱۰۰۰ مسلمان ہیں جنکی تعداد مختلف ممالک میں حسب ذیل بتائی جاتی ہے۔

ایشیا ۱۳۲۷۵۹۰۰۰ - افریقہ ۶۱۳۵۹۰۰۰ - یورپ ۱۳۷۴۸۰۰۰ - امریکہ آسٹریلیا ۲۰۷۷۵۱۰ - مگر یہ تعداد بہت کم بتائی گئی ہے اسوقت مسلمانوں کی تعداد کم ازکم تیس کروڑ ہے (بقول مرزا صاحب قادیانی چورانوے کروڑ ہیں) +

چین میں اسلام خوب ترقی کر رہا ہے ایک پادری نے حال میں ایک یورپین اخبار میں لکھا ہے کہ عیسائی مشنری کا کام ڈھیلا پڑگیا ہے اور چینی بہ تعداد کثیر اسلام قبول کرتے جاتے ہیں بقول پادری صاحب کے اسوقت مسلمانوں کی تعداد ۳۵ ملین ہے مسلمانان چین بلحاظ تجارت۔ تمول اور تعلیم کے دوسرے چینیوں پر بہت فائق ہیں۔

حضرت سلطان المعظم نے تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ آخر جون تک حجاز ریلوے لائن مدینہ منورہ تک مکمل کردیجائے اور عید سلطانی کے دن اسکا باضابطہ افتتاح ہو جائے +

آجکل خدیو المعظم قسطنطنیہ میں رونق افروز ہیں ۲ جون کو ہز ہائینس نے یلدز کوشک میں کھانا کھایا۔ اور خلیفۃ المسلمین کی ملاقات کا شرف حاصل کیا +

امسال یمن کی زراعتی حالت نہایت ہی عمدہ ہے اور گذشتہ سال جو اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا وہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے۔ سال حال کی پیداوار سنین سابقہ پر بہت سبقت لیگئی ہے اور نرخ بھی سستا ہے۔ عمدہ فصل کیوجہ سے عدن میں قہوہ اور اناج کی درآمد بہت بڑھ گئی ہے۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں بندرگاہ حدیدہ ۱۳۰۰۰ جہازوں آچکی ہے پچھلے سال صرف ۲۵۰ آئی تھیں +

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم میں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمین کمی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر جلد وار ہے جسمین سے چار تیار ہیں اور پانچوین زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء عہ
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام اعراف عہ
جلد چہارم سورہ نحل تا ابراہیم عہ

[illegible]

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ

حق پرکاش۔ آریوں کے گرو دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جن کا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۰ر

ترک اسلام۔ مہاشہ دہرمپال آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے الہامی ہونیکے دلائل قیمت ۶ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ۱۵ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا قیمت ۶ر

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰ر

تغلیب الاسلام۔ بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت عصر علاوہ محصولڈاک